احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 21 فروری 2003ء

جمعہ 21 فروری 2003ء، 19 ذوالحج 1423 ہجری - 21 تبلیغ 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 40

اہل اللہ کی معیت

حضرت عائشہؓ نے اپنے حجرہ میں رسول کریم ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کی قبروں کے ساتھ اپنی قبر کیلئے جگہ مخصوص کر رکھی تھی لیکن حضرت عمرؓ نے ان سے درخواست کی تو انہوں نے وہ جگہ حضرت عمرؓ کو دے دی اور وہ اسی حجرہ میں مدفون ہوئے۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب قصة البيعة حديث 3424 و كتاب الجنائز باب فی قبر النبی حدیث نمبر 1305)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میں چاہتا ہوں کہ جماعت کے لئے ایک زمین تلاش کی جاوے جو قبرستان ہو۔ یادگار رہو اور عبرت کا مقام ہو۔ قبروں پر جانے کی ابتداءً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالفت کی تھی۔ جب بت پرستی کا زور تھا۔ آخر میں اجازت دے دی۔ مگر عام قبروں پر جا کر کیا اثر ہوگا جن کو جانتے ہی نہیں، لیکن جو دوست ہیں اور پارسا طبع ہیں ان کی قبریں دیکھ کر دل نرم ہوتا ہے۔ اس لئے اس قبرستان میں ہمارا ہر دوست جو فوت ہو اس کی قبر ہو۔ میرے دل میں خدا تعالیٰ نے پختہ طور پر ڈال دیا ہے کہ ایسا ہی ہو۔ جو خارجاً مخلص ہو اور وہ فوت ہو جاوے اور اس کا ارادہ ہو کہ اس قبرستان میں دفن ہو۔ وہ صندوق میں دفن کر کے یہاں لایا جاوے۔ اس جماعت کو بہ ہیئت مجموعی دیکھنا مفید ہوگا۔ اس کے لئے اول کوئی زمین لینی چاہئے اور میں چاہتا ہوں کہ باغ کے قریب ہو۔

فرمایا: عجیب موثر نظارہ ہوگا جو زندگی میں ایک جماعت تھے مرنے کے بعد بھی ایک جماعت ہی نظر آئے گی۔ یہ بہت ہی خوب ہے۔ جو پسند کریں وہ پہلے سے بندوبست کر سکتے ہیں کہ یہاں دفن ہوں۔ جو لوگ صالح معلوم ہوں ان کی قبریں دور نہ ہوں۔ ریل نے آسانی کا سامان کر دیا ہے (۔) صلحاء کے پہلو میں دفن بھی ایک نعمت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے، کہ مرض الموت میں انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہلا بھیجا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں جو جگہ ہے انہیں دی جاوے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (۔) وہ جگہ ان کو دیدی تو فرمایا: (۔) اس کے بعد اب مجھے کوئی غم نہیں۔ جبکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ میں مدفون ہوں۔ مجاورت بھی خوشحالی کا موجب ہوتی ہے۔ میں اس کو پسند کرتا ہوں۔ اور یہ بدعت نہیں کہ قبروں پر کتبے لگائے جاویں۔ اس سے عبرت ہوتی ہے اور ہر کتبہ جماعت کی تاریخ ہوتی ہے۔ ہماری نصیحت یہ ہے کہ ایک طرح سے ہر شخص گور کے کنارے ہے کسی کو موت کی اطلاع مل گئی اور کسی کو اچانک آ جاتی ہے یہ گھر ہے بے بنیاد۔ بہت سے لوگ ہوتے ہیں کہ ان کے گھر بالکل ویران ہو جاتے ہیں۔ ایسے واقعات کو انسان دیکھتا ہے۔ جب تک مٹی ڈالتا ہے دل نرم ہوتا ہے۔ پھر دل سخت ہو جاتا ہے یہ بدقسمتی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 586)

اچھوت اقوام تک احمدیت کا پیغام

حضرت مصلح موعود نے ایک موقع پر وقف جدید کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

''مجھے بتایا گیا کہ وقف جدید کے ماتحت اب اچھوت اقوام تک بھی (احمدیت) کا پیغام پہنچانے کا کام شروع کر دیا گیا ہے اور اس کے امید افزا نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔'' (الفضل 5 جنوری 1962ء)

(ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ)

پشتو کے نامور ادیب، شاعر و صحافی قلندر مومند صاحب وفات پا گئے

پشتو زبان کے نامور ادیب، شاعر، صحافی، تنقید نگار اور محقق محترم صاحبزادہ حبیب الرحمٰن صاحب المعروف قلندر مومند مورخہ 4 فروری 2003ء کو 73 سال کی عمر میں پشاور میں انتقال کر گئے۔ آپ کا جنازہ مکرم انجینئر ارشاد احمد خان صاحب امیر ضلع پشاور نے پڑھایا اور احمدیہ قبرستان پشاور میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

آپ یکم ستمبر 1930ء کو بازید خیل میں پیدا ہوئے۔ فارسی اور پشتو کے فاضل ہونے کے ساتھ ایم اے انگلش اور ایل ایل بی پاس تھے۔ مختلف اخبارات کے ساتھ منسلک رہے۔ جہاں بطور صحافی و ایڈیٹر کام کیا۔ شعبہ درس و تدریس سے بھی وابستہ رہے۔ گومل یونیورسٹی کے لیکچرار اور انگریزی و قانون کے شعبہ جات کے چیئرمین رہے۔ 1982ء میں ریٹائرمنٹ کے بعد پشتو ڈکشنری پراجیکٹ کے ڈائریکٹر بنائے گئے۔ 1979ء میں تمغہ حسن کارکردگی، 1989ء میں نیشنل ایوارڈ اور 1996ء میں ستارہ امتیاز کے اعزاز سے نوازا گیا۔ آپ کئی کتب کے مصنف تھے جو کہ تدریسی نصاب میں بھی شامل ہیں۔ شیکسپیئر کے ڈراموں کو پشتو زبان میں ترجمہ کیا۔ پشتو زبان کی ڈکشنری تصنیف کی جو 1991ء میں شائع ہوئی۔ گزشتہ سال انٹرنیشنل پشتو کانفرنس منعقدہ پشاور کا افتتاح اور اختتام آپ نے کیا۔ آپ کے ایک بیٹے

باقی صفحہ 8 پر

تاریخ احمدیت
منزل بہ منزل
دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

1969ء ②

31,30 اگست جماعت امریکہ کا جلسہ سالانہ۔
اگست تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے لئے محکمہ تعلیم پنجاب کی طرف سے منظوری۔
اگست صدر انجمن احمدیہ قادیان کو موضع بہادر پور رجوعہ میں 50 ایکڑ متبادل اراضی الاٹ ہوئی۔
اگست حضرت ملک نبی محمد صاحب گھوگھیاٹ رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔
8 ستمبر میجر عبدالحمید صاحب کے ذریعہ جاپان مشن کا احیاء۔
12 ستمبر حضور نے احمدیہ ہال کراچی میں سورۃ بقرہ کی ابتدائی 17 آیات یاد کرنے کی تحریک فرمائی۔
21 ستمبر جماعت برطانیہ کا دوسرا یوم دعوت الی اللہ۔
14 ستمبر سفیر پاکستان سوئٹزرلینڈ کی بیت محمود زیورک میں آمد۔
25 ستمبر حضرت سردار شیخ عبدالحمید صاحب ریلوے آڈیٹر رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔
8 اکتوبر سکھ نیشنل کالج قادیان میں منعقدہ گرونانک جی کی 500 سالہ تقریبات میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تقریر۔
12 اکتوبر تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی نئی تجربہ گاہوں کا افتتاح۔
13 اکتوبر 29 امریکن سیاحوں کی قادیان آمد۔
17 تا **19** اکتوبر سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ صنعتی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا۔ کل حاضری 6000۔ اجتماع لجنہ مرکزیہ
23,22 اکتوبر یو پی بھارت میں صوبائی کانفرنس کا انعقاد۔
24 تا **26** اکتوبر اجتماع انصار اللہ مرکزیہ۔ کل حاضری 4380 رہی۔
29 اکتوبر حضور نے ایوان محمود میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام قائم کردہ لائبریری کا افتتاح فرمایا۔
28 نومبر حضرت عبدالسمیع صاحب کپورتھلوی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔
2 دسمبر وزیر اعظم سیرالیون کی احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن میں آمد۔
10 دسمبر حضرت سید امجد علی شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔
18 تا **20** دسمبر جلسہ سالانہ قادیان۔ پاکستان سے 80 افراد کی شرکت کل حاضری 3240 رہی پاکستان سے 77 افراد کے قافلہ نے شرکت کی۔
21 دسمبر حضرت مرزا عبدالکریم صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔
26 تا **28** دسمبر جلسہ سالانہ ربوہ۔ پہلی دفعہ مشینوں کے ذریعہ روٹی تیار کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ کل حاضری ایک لاکھ کے قریب تھی۔
دسمبر مربی سپین کرم الٰہی صاحب ظفر نے سربراہ سپین جنرل فرانکو کو خط لکھ کر دعوت حق دی۔ انہوں نے 24 دسمبر کو شکریہ کا خط لکھا۔
دسمبر تاریخ احمدیت جلد 10 کی اشاعت نیز تفسیر القرآن انگریزی (ایک جلد) کی اشاعت۔

متفرق

— اسپرانٹو زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ از ڈاکٹر عبدالہادی کیوسی صاحب ہالینڈ سے شائع ہوا۔ یہ کتاب سال رواں کی کامیاب ترین کتاب قرار دی گئی۔

غزل

یہ اور بات کہ اِس عہد کی نظر میں ہوں
ابھی میں کیا کہ ابھی منزلِ سفر میں ہوں

ابھی نظر نہیں ایسی کہ دور تک دیکھوں
ابھی خبر نہیں مجھ کو کہ کِس اثر میں ہوں

پگھل رہے ہیں جہاں لوگ شعلۂ جاں سے
شریک میں بھی اسی محفلِ ہُنر میں ہوں

جو چاہے سجدہ گزارے جو چاہے ٹھکرا دے
پڑا ہوا میں زمانے کی رہ گزر میں ہوں

جو سایہ ہو تو ڈروں اور دھوپ ہو تو جلوں
کہ ایک نخلِ نمو خاکِ نوحہ گر میں ہوں

کرن کرن کبھی خورشید بن کے نکلوں گا
ابھی چراغ کی صورت میں اپنے گھر میں ہوں

بچھڑ گئی ہے وہ خوشبو اُجڑ گیا ہے وہ رنگ
بس اب تو خواب سا کچھ اپنی چشمِ تر میں ہوں

قصیدہ خواں نہیں لوگو کہ عیش کر جاتا
دُعا کہ تنگ بہت شاہ کے نگر میں ہوں

عبید اللہ علیم

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

نمازوں میں باقاعدگی اور ہر مشکل میں خدا کے حضور جھکیں ' قرآن کا مطالعہ سمجھ کر کریں

برطانیہ روانگی کے وقت حضرت مصلح موعود کی صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو زریں ہدایات

اچھے دوستوں سے تعلق' مربی سلسلہ کی فرمانبرداری اور اپنے حلقہ میں دعوۃ الی اللہ کا کام کرتے رہیں

عزیزم مرزا مظفر احمد سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کو انگلستان جانا مبارک ہو، اللہ تعالیٰ ہر قسم کے شر سے بچائے۔ اور اس طرح وہاں رہنے کی توفیق دے۔ جو (دین) اور سلسلہ کی عزت بڑھانے والا ہو۔

سلسلہ کی عزت کا خیال

آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ:۔

(1) آپ کی حالت دوسرے طالب علموں کی طرح نہیں ان کو کوئی نہیں جانتا۔ ان کی حالت کو کوئی نہیں دیکھتا۔ آپ کو لوگ اس نگاہ سے دیکھیں گے۔ کہ آپ حضرت مسیح موعود کے پوتے ہیں۔ اور آپ کے سامنے تعریف کرنے والے بعد میں لوگوں سے کہیں گے کہ ہم نے مرزا صاحب کے پوتے کو دیکھا ہے۔ اس میں تو یہ یہ نقائص ہیں۔ پس ہمیشہ اس امر کا خیال رکھیں۔ کہ آپ کے ہاتھ میں اپنی عزت کی حفاظت کا ہی کام نہیں ہے۔ بلکہ سلسلہ کی عزت بلکہ حضرت مسیح موعود کی عزت کی حفاظت کی بھی ذمہ داری ہے۔

دعا

(2) ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ نے اس زمانہ کی مادیت کا مقابلہ کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔ پس آپ کو دعاؤں پر خاص زور دینا چاہئے کوئی مشکل نہیں جسے اللہ تعالیٰ حل نہ کر سکتا ہو۔ اور کوئی عزت نہیں جو اس کے دربار سے نہ مل سکتی ہو۔ پس ہمیشہ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہیں۔ اور ہمیشہ مشکل کے وقت میں اس کی طرف جھکیں۔ تا کہ وہ شیطان کے حملہ سے محفوظ رکھے۔ اور مشکلات کو دور فرمائے۔

نماز باجماعت

(3) اس ملک کے اوقات ایسے ہیں۔ کہ جلد آدمی نمازوں میں ست ہونے لگتا ہے۔ پس ہمیشہ کوشش کریں۔ کہ نمازوں میں بے قاعدگی نہ ہو۔ یہ تو میں بالکل امید نہیں کرتا کہ ایک وقت کی نماز بھی آپ کے ہاتھ سے جاتی رہے لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ نمازیں وقت پر ادا ہوں۔ اور اگر ہو سکے تو باجماعت ادا ہوں۔ اگر پاس کوئی احمدی نہ ہو۔ تو کسی غیر احمدی کو ہی اپنے پیچھے کھڑا کر کے جماعت کرا سکتے ہیں۔

تلاوت قرآن

(4) قرآن شریف کا سمجھ کر مطالعہ کرتے رہیں۔ کہ اس میں سب نور اور ہدایت ہے۔ اگر غور سے پڑھیں گے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ یورپ باجود ترقی کے اس کے مقابلہ میں ابھی تاریکی میں پڑا ہوا ہے۔

احمدیوں سے ملنا

(5) ہر ممکن کوشش احمدیوں سے ملتے رہنے کی کرتے رہیں خصوصاً (بیت الذکر) میں آنے کی۔ کوئی موقعہ نہ دیں کہ (بیت) میں آ سکیں لیکن آئیں نہیں۔

دوست کیسے ہوں

(6) ہمیشہ اچھے دوستوں سے تعلق پیدا کریں۔ خصوصاً وہ جو اچھے طبقہ کے اور سمجھدار ہوں۔ انسانی عقل کی ترقی اپنے دوستوں کے دماغ کے مطابق ہوتی ہے۔ بے وقوف دوست آپ کو بھی بے وقوف بنا دے گا۔ دوستی خصوصاً اچھے طبقہ کے انگریزوں سے ہو۔ ہندوستانیوں سے وہاں دوستانہ کم رکھیں۔ اس سے زبان صاف نہ ہوگی۔ اور اخلاق خراب ہوں گے۔

(7) اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ آپ کو ملازمت کرنی ہوگی یا سلسلہ کا کام لیکن جو کچھ بھی ہو آپ کو یہ فائدہ دے گا کہ آپ اس طبقہ سے ملتے رہیں۔ جس کا ہندوستان یا انگلستان کے پالیٹکس پر اثر ہوتا ہے۔ ایسے طبقہ میں ملتے رہنے کی کوشش کریں۔ میں نے اس کے لئے سر اڈوائز کو خط لکھا ہے۔ ان سے مناسب موقعہ ملتے رہیں۔ وہ خیر خواہ آدمی ہے۔ انشاء اللہ اچھا مشورہ دے گا۔ اور مفید ثابت ہوگا۔ دوسرا شخص اگر اس کی صحت اچھی ہو۔ سر جافرے ہے۔ درد صاحب کی معرفت ان سے مل کر بھی تعارف پیدا کر لیں۔ اسی طرح سر مکلگین ہے۔ آخر الذکر ہمارے خاندان کے خاص طور پر واقف ہیں۔

دعوت الی اللہ

(8) اپنے حلقہ میں دعوت الی اللہ کا کام کرتے رہیں۔ اور اچھے نوجوانوں کو انگریز ہوں یا ہندوستانی (بیت الذکر) میں لے جانے کی کوشش کریں۔ کہ اس سے دل کو نور حاصل ہوتا ہے۔

امام بیت لنڈن کی اطاعت

(9) درد صاحب یا جو (مربی) ہو۔ وہ وہاں کا امام اور امیر ہے اس کی پوری فرمانبرداری کرنی چاہئے۔ اور اس سے مشورہ لیتے رہنا چاہئے۔

عورتوں کے متعلق ہدایت

(10) وہاں عورتوں کی وبا کثرت سے ہے۔ اس سے بچنا تو مشکل ہے۔ کیونکہ وہ ہر مجلس میں موجود ہوتی ہیں لیکن جوان عورتوں سے الگ ملنے یا ان کے ساتھ سیر وغیرہ جانے سے احتراز کرنا چاہئے۔

کھانے کے متعلق

(11) کھانے میں حلال حرام کا خاص خیال رکھیں۔ اور شکل میں داڑھی کا۔

راستہ کے متعلق یاد رکھیں کہ:

جہاز کا سفر

(1) جہاز میں متلی سے بچنے کے لئے اچھا ذریعہ یہ ہے کہ اول تو کچھ نہ کچھ کھاتا ضرور رہے۔ دوم کھلی ہوا میں رہے۔ یعنی کمرہ کی جگہ ڈک پر وقت گزارے سوم جس وقت زیادہ ہچکولے ہوں۔ اس وقت ذرا لیٹ جائے۔

حلال گوشت

(2) جہاز میں جاتے ہی سٹیورڈ سے یعنی جہاز کے خادم سے کہہ دیں۔ کہ آپ خنزیر یا بغیر حلال کا گوشت نہیں کھاتے۔ اس کا وہ خیال رکھے۔ اور اس چیز کے متعلق آپ کو بتا دے۔ بلکہ چاہئے کہ میاں بشیر احمد صاحب تھامس کک کی معرفت پی اینڈ او کمپنی والوں کو فوراً اطلاع کرا دیں۔ تا کہ کوئی تکلیف نہ ہو۔

ٹھگوں کے متعلق احتیاط

(3) تھامس کک کے آدمی ہر جگہ بندرگاہ میں ملتے ہیں ان پر اعتبار کریں۔ خود کوئی انتظام نہ کریں۔ یورپ میں ٹھگ بہت ہوتے ہیں۔ ہوٹل وغیرہ میں ٹھہرنا ہو۔ تو بھی ان کی معرفت انتظام کرائیں۔ انہیں کہہ سکتے ہیں کہ اوسط درجہ کے خرچ والا لیکن معتبر ہوٹل ہو۔

(4) جہاز سے اتر کر لنڈن پہنچنے کے وقت تک جہاز کے مسافروں کے سوا کسی سے تعلق نہ پیدا کریں۔ نہ کسی کو ساتھ رہنے دیں۔ ایسے لوگوں میں سے 90 فی صدی ٹھگ ہوتے ہیں۔

(5) ہمیشہ روپیہ ضروری کاغذات وغیرہ اندر کی جیب میں رکھیں۔ جیب کترنے والے کثرت سے بندرگاہوں وغیرہ پر پھرتے ہیں۔

سیر کے متعلق احتیاط

(6) بندرگاہ پر سیر کو جانا ہو تو چند دوسرے لوگوں سے مل کر جائیں۔ اکیلے نہ جائیں۔ کہ لٹیرے بڑے خطرناک حملے ایسے مواقع پر کر گزرتے ہیں۔

آسان راستہ

(7) فرانس سے انگلستان دو راستے جاتے ہیں۔ بذریعہ Dover اور Southampton آپ کو سنا ہے چکر زیادہ آتے ہیں۔ تھامس کک کو کہہ دیں کہ آپ سوتھمپٹن کے ذریعہ سے جانا چاہتے ہیں Dover کا راستہ نہایت سخت ہے اور گو دو گھنٹے کا ہے۔ مگر اسی عرصہ میں جان نکال لیتا ہے۔

جہاز میں روپیہ وغیرہ کی حفاظت کا طریق

(8) جہاز میں پہنچتے ہی زائد روپیہ اور پاسپورٹ اور ضروری کاغذ پرسر Purser کے پاس رکھوا دیں۔ ورنہ جہاز میں گم ہو جانے پر تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔ جہاز کے ٹھہرنے سے ایک دن پہلے کاغذات واپس لے کر با احتیاط رکھ لیں۔ چند گھنٹے پہلے مل سکیں تو اور بھی اچھا ہے Purser کی رسید محفوظ رکھیں اس کے دکھانے پر روپیہ اور کاغذات واپس ملیں گے۔

خادم کو انعام

(9) جہاز سے اترتے وقت سٹیورڈ (خادم) کو دس شلنگ سے ایک پونڈ تک دینے کا رواج ہے۔ یہ کمرہ کے خادم اور کھانا کھلانے والے خادم دونوں کا حق ہوتا ہے۔ خواہ دونوں کو الگ الگ دے دیا جائے۔ یا دونوں کی موجودگی میں ایک کو بعض جہازوں پر یہ دونوں کام ایک ہی شخص کرتا ہے۔

(10) جہاز پر لیمن جوس وغیرہ قیمتاً ملتا ہے۔ ضرورت کے موقعہ پر سٹیورڈ کی معرفت مل سکتا ہے۔ اسے حکم دینا کافی ہوتا ہے۔

تعارف پیدا کرنے کا ذریعہ

(11) جہاز میں چڑھتے ہوئے کچھ پھل لے کر رکھ لیا جائے اور کچھ انگریزی رسالے تو مفید ہوتا ہے۔ ساتھیوں سے اس کے ذریعہ سے تعارف ہو جاتا ہے۔ اور شروع کے دن اچھے کٹ جاتے ہیں۔

بقیہ صفحہ 4 پر

پیشگوئی مصلح موعود کی عظمت اور قادیان کی گمنامی

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

مذہبی تاریخ کا سنگ میل

خدا کے محبوب بندے حضرت سیدنا محمود المصلح الموعود کی 76 سالہ مبارک زندگی مذہبی تاریخ کا ایک ناقابل فراموش سنگ میل ہے جس کی ایک منفرد اور حیرت انگیز خصوصیت یہ ہے کہ اس کی جامع الہامی تاریخ رب العرش نے قبل از وقت آپ کی ولادت کے تین برس قبل بذریعہ الہام منکشف فرما دی- حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں:-

''اس عالم کا مورخ اور واقعہ نگار بجز خدا کی کلام کے کوئی اور نہیں ہوسکتا......وہ عقلی دلائل کے علاوہ بہ حیثیت ایک مورخ صادق عالم ثانی کے واقعات صحیحہ کی خبر بھی دیتا ہے اور چشم دید ماجرا بیان کرتا ہے-''

(براہین احمدیہ حصہ سوم ص289 حاشیہ در حاشیہ نمبر 11 طبع اول سفیر ہند پریس امرتسر 1882ء)

یہ کھلی حقیقت ہے کہ حضرت مصلح موعود کی جامع الہامی تاریخ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اشتہار 20 فروری 1886ء میں شائع فرمادی تھی جس کے الفاظ کو یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں- سیدنا محمود المصلح الموعود کی ولادت باسعادت 12 جنوری 1889ء کو قادیان میں ہوئی جس کی کسمپرسی حالت زار اور گمنامی حضرت بانی سلسلہ کے اس مصرع کی مصداق تھی- ع

قادیان بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیر غار

قادیان انیسویں صدی کے آخر میں

اس زمانہ میں قادیان کی مقدس بستی کی حالت یہ تھی کہ اس کی آبادی دو ہزار کے قریب ہوگی سوائے چند ایک پختہ مکانات کے باقی سب مکانات کچے تھے- بازار سے بیک وقت دو تین روپے کا آٹا بھی نہ مل سکتا تھا- تعلیم کیلئے صرف ایک پرائمری سکول تھا اور اسی کا مدرس کچھ الاؤنس لے کر ڈاک خانہ کا کام کر دیا کرتا تھا اور چونکہ قادیان بٹالہ اسٹیشن سے گیارہ میل فاصلہ پر واقع تھا اور سڑک بالکل کچی تھی اس لئے ڈاک ہفتہ میں دوبار آتی تھی- کوئی سرکاری محکمہ ان دنوں یہاں نہیں تھا حتی کہ پولیس کی چوکی تک نہ تھی اور کسی صنعت وحرفت' کارخانہ یا منڈی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا-

(تلخیص انوار العلوم جلد 7 ص560-561)

عظیم الشان نشان آسمانی

یہ تھا وہ ماحول جس میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ پر مصلح موعود جیسی عظیم شخصیت کا انکشاف کیا گیا جس کی مختلف اوقات میں 52 علامات وخصوصیات بتائی گئیں اور حضرت اقدس نے 22 مارچ 1886ء کو بذریعہ اشتہار اعلان عام فرمایا کہ

''یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلشانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف ورحیم محمد مصطفی ﷺ کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ واولیٰ و اکمل وافضل واتم ہے......اس جگہ بفضلہ تعالیٰ واحسانہ و ببرکت حضرت خاتم الانبیاء ﷺ' خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے **ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری اور باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی-''**

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص114-115)

ازاں بعد دشمنان دین کو چیلنج کرتے ہوئے یہاں تک لکھا کہ:-

''کیا تم فجر کے قریب آفتاب کو نکلنے سے روک سکتے ہو- ایسے ہی تم آنحضرت ﷺ کے آفتاب صداقت کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے-''

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص116)

حضرت مصلح موعود کا عہد طفولیت

نامور صحافی اور مورخ کے تاثرات

متحدہ ہندوستان کے مسلم مشاہیر و زعماء میں مولف ''تاریخ اسلام'' اور ایڈیٹر ''پنجاب گزٹ'' سیالکوٹ جناب منشی غلام قادر فصیح صاحب ایک بلند پایہ علمی شخصیت شمار کئے جاتے ہیں- تاریخ سیالکوٹ کے مولف جناب رشید نیاز صاحب آپ کی نسبت تحریر فرماتے ہیں:-

''آپ ان عزیز الوجود سیاسی اکابرین میں سے تھے جن پر اہل سیالکوٹ ہی نہیں بلکہ اہل پنجاب فخر کرتے ہیں...... آپ سیالکوٹ کے ان مشاہیر میں سے تھے جن کی علمی اور سیاسی خدمات آسمان سیاست پر درخشندہ ستارے کی طرح چمکتی رہیں گی-''

(صفحہ 232-233 ناشر مکتبہ نیاز سٹریٹ ڈاکٹر فیروز الدین سیالکوٹ- تالیف فروری 1958ء)

منشی غلام قادر فصیح صاحب کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ ہی نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے فارسی و اردو نظموں کے مجموعہ ''درثمین'' کا پہلا ایڈیشن پنجاب پریس سیالکوٹ سے چھپوا کر 15 نومبر 1893ء کو شائع فرمایا اور اسے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود کے نام نامی سے معنون (Dedicate) کیا جبکہ آپ کی عمر مبارک اس وقت چار برس بھی نہ تھی اور یہ اپنی نوعیت کا ایک منفرد واقعہ ہے جس کی کوئی ایک مثال بھی شاید مشکل ہی سے مل سکتی ہے- اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس دور میں مسیح الزماں کے عقیدتمندوں میں اس آسمانی خبر نے کتنا زبردست اور زندہ یقین وعرفان اس کے عملی ظہور کی نسبت پیدا کر دیا تھا-

چنانچہ آپ نے ''درثمین'' کے دیباچہ میں ''نذر'' کے زیر عنوان لکھا:-

''بعالی خدمت جناب حضرت مرزا بشیر محمود صاحب خلف الصدق جناب امامنا ومرشدنا حضرت اقدس جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود- خاکسار اپنے معصوم مرحوم بیٹے عبدالقیوم کی طرف سے جناب کی خدمت اقدس میں یہ اشعار نذر کرنے کی جرأت کرتا ہے- عبدالقیوم کو جناب حضرت اقدس کے خادموں میں شامل ہونے کی عزت حاصل تھی اگر وہ زندہ رہتا تو اس کی زندگی اپنے مرشد وامام کے مشن کی اشاعت کے لئے وقف ہو چکی تھی-''

اس تمہید کے بعد آپ نے حضرت سیدنا محمود کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کیا-

''یہ متبرک اور مقدس رسالہ میں اپنے معصوم بچے کی طرف سے جناب کی خدمت اقدس میں (جو خود معصوم اور محفوظ ہیں) پیش کش کرتا ہوں- آپ سے بہتر کون اس لائق ہوسکتا تھا کہ یہ مقدس رسالہ اس کی نذر کیا جائے آپ اس مقدس اور برگزیدہ باپ کے بیٹے ہیں- جس کے ساتھ خود اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے (-) آسمانی نشانوں کے ساتھ دنیا کی اصلاح کے لئے شریعت......کی تجدید اور اشاعت اور مخالفین دین کا منہ بند کرنے لئے بھیجا ہے جس کے دامن سے بادشاہ برکت ڈھونڈیں گے...... اس جلیل امام سے جو وعدے خدائے بزرگ اور برتر نے کئے ہیں لاریب وہ پورے ہوں گے- **اس کی ذریت اس کی (دعوت) زمین کے کناروں تک پہنچے گی** اور بہت جلد وقت آنے والا ہے کہ مغربی قومیں بڑی نیاز مندی کے ساتھ اسے اپنا امام وہادی تسلیم کر لیں گی- جھوٹے ریفارمروں اور کاذب مدعیوں کے نام ونشان مٹ جائیں گے پر یہ آسمانی نور ابدالآباد تک اپنی کامل چمک سے درخشاں رہے گا-

الحاصل آپ ایسے مکرم ومقدس باپ کے بیٹے ہیں جس کی ثناء خود حق تعالیٰ اور عرش عظیم سے کرتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے کیونکہ آپ واقعی نیاز مندوں اور خادموں کی امید گاہ ہیں امید کہ آپ اسے شرف قبولیت بخشیں گے-

''میں ہوں آپ کا اور جناب امامنا و مرشدنا حضرت اقدس جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کا سچا خادم خاکسار غلام قادر فصیح 15 نومبر 1893ء''

بقیہ صفحہ 3

مقدس سرزمین کے متعلق فرض

(12) جہاز اس مقدس سرزمین کے پاس سے گزرے گا جس سے ہمیں نور ملا ہے- اور جہاں ہمارا سب سے پیارا وجود مدفون ہے- دونوں جگہ سے جہاز کے گزرنے کا علم جہاز کے افسروں سے ہوسکتا ہے- اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے- تو اس جگہ اس سرزمین کو دیکھ کر دعائیں کریں- تا اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہو- ایک جگہ تسبیح وتحمید اور دوسری جگہ درود پڑھیں- کہ اس احسان عظیم کا جو ہم پر ہوا ہے- اعتراف ہو- ان شکرتم لازیدنکم-

الفضل کا مطالعہ

(13) یہ تو آپ کے ابا کا کام ہے کہ الفضل تمہارے نام جاتا رہے- مگر اس کو پڑھتے رہنا تمہارا کام ہے-

اللہ تعالیٰ خیریت سے لے جائے- خیریت سے لائے خوشی خوشی سب کو چھوڑیں- خوشی خوشی اور خیریت سے سب کو آ کر ملیں- اللہ کے سپرد واللہ خیر حافظاً وناصراً الٰہی-

سپردم بہ تو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم وبیش را

(نوٹ) بمبئی میں سیٹھ اسماعیل صاحب آدم ہر قسم کا مفید مشورہ دے سکتے ہیں- میں ان کو لکھ رہا ہوں- ان کو پہنچنے کی اطلاع ضرور دے دیں- والسلام خاکسار

مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح)

(الفضل 24 اکتوبر 1933ء)

سچے علوم کا سرچشمہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں-

اللہ تعالیٰ نے سچے علوم کا منبع اور سرچشمہ قرآن شریف میں اس امت کو دیا ہے جو شخص ان حقائق اور معارف کو پالیتا ہے' جو قرآن شریف میں بیان کئے گئے ہیں (-) ہاں یہ بات بالکل سچ ہے کہ ایک شخص کو جو ہتھیار دیا گیا ہے اگر وہ اس سے کام نہ لے تو یہ اس کا اپنا قصور ہے نہ کہ اس ہتھیار کا- اس وقت دنیا کی یہی حالت ہو رہی ہے (-) باوجودیکہ قرآن شریف جیسی بے مثل نعمت ان کے پاس تھی جو ان کو ہر گمراہی سے نجات بخشتی اور ہر تاریکی سے نکالتی ہے' لیکن انہوں نے اس کو چھوڑ دیا اور اس کی پاک تعلیموں کی کچھ پروا نہ کی- نتیجہ یہ ہوا کہ وہ (دین) سے بالکل دور جا پڑے ہیں-

(ملفوظات جلد اول صفحہ 232)

درس الحدیث

خدا کے دین کے ناصر

عبدالسمیع خان

عن علی قال قال رسول اللّٰہ یخرج رجل من وراء النھر یقال لہ الحارث علی مقدمتہ رجل یقال لہ منصور یوطن اویمکن لآل محمد کما مکنت قریش لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وجب علی کل مومن نصرہ اوقال اجابتہ

(سنن ابی داؤد کتاب المھدی حدیث نمبر 3739)

ترجمہ: ایک شخص ماوراء النہر سے نکلے گا یعنی اس کا اصل وطن بخارایا سمرقند ہوگا اور وہ حارث کہلائے گا یعنی ممتاز زمیندار خاندان سے ہوگا۔ اس کے لشکر یا اس کی جماعت کا سردار ایک توفیق یافتہ شخص ہوگا جس کا نام آسمان پر منصور ہے وہ آل محمد کو اسی طرح طاقت اور قوت بخشے گا جیسے قریش نے رسول اللہؐ کو ٹھکانا دیا تھا۔ ہر مومن پر واجب ہے اس کی مدد کرے اور اس کو قبول کرے۔

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 ص 148)

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے جن لوگوں نے مسیح موعود اور امام مہدی کی نصرت کا حق ادا کیا ان میں سب سے اول نام حضرت مولانا نورالدین صاحب (خلیفۃ المسیح الاول) کا ہے جن کے بارہ میں حضور نے فرمایا:-

''میں ان کی بعض دینی خدمتوں کو جو اپنے مال حلال کے خرچ سے اعلاء کلمۂ (دین) کے لئے وہ کر رہے ہیں ہمیشہ حسرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہوسکتیں''

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 ص 35)

مگر وہ نورالدین اکیلا نہیں تھا اس کے ساتھ ایک ہجوم عاشقاں تھا جو اپنا تن من دھن راہ خدا میں قربان کرنے کے لئے تیار تھا۔ حضرت مسیح موعود خود فرماتے ہیں:-

''میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں کہ سچے دل سے میرے پر ایمان لائے ہیں اور اعمال صالحہ بجالاتے ہیں .... میں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ ہزار ہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ اگر آج ان کو کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دست بردار ہو جاؤ تو وہ دست بردار ہو جانے کے لئے مستعد ہیں''۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص 165)

یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے نمونہ کو زندہ کرتے ہوئے گھروں میں خدا اور رسول کا نام چھوڑا اور دیگر ہر مال ومتاع اپنے آقا کے قدموں میں حاضر کر دیا۔ آیئے اس کے چند نظارے کریں۔

حضرت مسیح موعود نے 28 مئی 1900ء کو ایک اشتہار دیا کہ حدیث نبوی میں مسیح موعود کے منارہ شرقی کے قریب اترنے کی پیشگوئی ہے جو وسیع معانی پر مشتمل ہے لیکن اس کو ظاہری شکل میں پورا کرنے کے لئے کئی مصالح کی خاطر ہم ایک منارہ تعمیر کرنا چاہتے ہیں، اس مقصد کے لئے حضور نے احباب جماعت کو مالی قربانی کی تحریک کی تو اخلاص ووفا کی بے نظیر مثالیں رقم ہوئیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 282)

ان جاں نثاروں میں سے ایک حضرت منشی شادی خان صاحب بھی تھے ان کے متعلق حضور فرماتے ہیں:-

دوسرے مخلص جنہوں نے اس وقت بڑی مردانگی دکھلائی ہے۔ میاں شادیخاں لکڑی فروش ساکن سیالکوٹ ہیں۔ ابھی وہ ایک کام میں ڈیڑھ سو روپیہ چندہ دے چکے ہیں۔ اور اب اس کام کے لئے دو سو روپیہ چندہ بھیج دیا ہے۔ اور یہ وہ متوکل شخص **ہے کہ اگر اس کے گھر کا تمام اسباب دیکھا جائے تو شاید تمام جائیداد پچاس روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔** انہوں نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ ''چونکہ ایام قحط ہیں اور دنیوی تجارت میں صاف تباہی نظر آتی ہے تو بہتر ہے کہ ہم دینی تجارت کر لیں۔ اس لئے جو کچھ اپنے پاس تھا سب بھیج دیا۔ اور درحقیقت وہ کام کیا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 ص 315)

حضرت منشی صاحب نے جب حضور کا یہ ارشاد سنا تو سوچا کہ ابھی ابوبکری قربانی میں کچھ کسر رہ گئی ہے۔ اور گھر میں جو چارپائیاں تھیں ان کو بھی فروخت کر ڈالا اور ان کی رقم بھی حضور کی خدمت میں پیش کر دی۔

(تاریخ احمدیت جلد 3 ص 126)

مینار کے لئے چندہ

حضرت مسیح موعود نے جب 1900ء میں ایک اشتہار کے ذریعہ منارۃ المسیح کی تعمیر کے لئے مالی قربانی کی تحریک فرمائی تو 101 رفقاء کی فہرست بھی شائع کی اور ان سے کم از کم ایک ایک سو روپیہ چندہ کا مطالبہ فرمایا کیونکہ کل تخمینہ اخراجات دس ہزار روپیہ تھا۔ یہ اعلان بھی فرمایا کہ اس تحریک میں مطلوبہ چندہ دینے والوں کے نام بطور یادگار مینار پر کندہ کئے جائیں گے۔ اس تحریک میں جس ذوق وشوق اور روح پرور جذبہ کا مظاہرہ ہوا وہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔

چنانچہ منارہ کی تکمیل پر 298 مخلصین کے نام کندہ ہوئے جنہوں نے کم از کم سو سو روپیہ چندہ دیا۔

حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ نے دہلی میں اپنا ایک ذاتی مکان فروخت کر کے ایک ہزار روپیہ اس تحریک میں چندہ ادا کیا۔

حضرت مسیح موعود نے یہ خواہش بھی ظاہر کی تھی کہ منارۃ المسیح کے ساتھ ایک کمرہ بنایا جائے جس میں 100 آدمی بیٹھ سکیں۔ اس میں مذہبی تقاریر کا جلسہ ہو اور دین حق کی خوبیاں بیان کی جائیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 296)

1945ء کی مجلس مشاورت میں یہ معاملہ بھی ضمناً زیر غور آیا تو حضرت مصلح موعود نے تحریک فرمائی کہ حضرت مسیح موعود کی اولاد کے لئے ایک سے ہزار ہونے کی دعا ہے اس لئے ہمیں اتنا بڑا ہال بنانا چاہئے جس میں ایک لاکھ افراد بیٹھ سکیں حضور نے 2 لاکھ روپیہ کی تحریک کی۔ بعض احباب نے کہا کہ اس مقصد کے لئے ہم ساری ساری جائیداد وقف کرنے کے لئے تیار ہیں۔ موقع پر ہی 2 لاکھ 22 ہزار روپے جمع ہو گئے۔

(تاریخ احمدیت جلد 10 ص 503 تا 509)

حضرت مسیح موعود کے ایک رفیق بشیر الدین صاحب بھاگلپوری نے اس تحریک میں شامل ہوتے ہوئے اپنے جذبات کا اظہار درج ذیل الفاظ میں بیان فرمایا:-

''خدا تعالیٰ کا بڑا شکر ہے۔ میں نے 1905ء میں حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اس وقت آپ سے سنا تھا کہ قادیان مرجع خاص وعام ہوگا۔ اور اب دیکھ لیا ہے کہ عظیم الشان جماعت بن رہی اور بنتی جارہی ہے۔ اس لئے بہت زیادہ آدمیوں کے بیٹھنے کے لئے ہال بننا چاہئے۔ کیونکہ ساری دنیا کے مذاہب کے نمائندے آئیں گے۔ اور بڑے بڑے لوگ آئیں گے ہماری ساری جائیدادیں اس ہال کی تعمیر کے لئے حاضر ہیں''۔ (تاریخ احمدیت جلد دہم ص 506)

حضرت مصلح موعود نے 1944ء میں وقف جائیداد کی تحریک فرمائی تھی۔

حضرت مسیح موعود کے ایک رفیق حضرت میاں خدا بخش صاحب گوندل نمبر دار موضع کوٹ مومن ضلع سرگودھا نے حضور کی خدمت میں لکھا:-

حضور کے غلام نے آپ کا خطبہ جمعہ مورخہ 18 ربیع الاول کل مورخہ 17 مارچ 44ء کو پڑھا...... آپ کا اعلان اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے جائیدادیں وقف کرنے کی تحریک پڑھ کر دل کو اس قدر خوشی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ میری جائیداد قریب قریب اس وقت بوجہ جنگ کے دو لاکھ (2,00000 روپے) کی ہے۔ میں خدا کے دین کی اشاعت کے لئے بسم اللہ کر کے وقف کرتا ہوں۔ یہ جائیداد کیا چیز ہے میرا سر بھی اس کام کے لئے حاضر ہے .... تابعدار میاں خدا بخش نمبر دار کوٹ مومن تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا۔

جنوری 1324 ہش 1945ء میں آپ نے اپنی زرعی زمین سے ایک کنال کا رقبہ صدر انجمن احمدیہ کے نام رجسٹری کرادیا بیت احمدیہ کی تعمیر شروع کی مگر ادھر یہ بیت پایہ تکمیل تک پہنچی ادھر واپسی کا بلاوا آگیا۔ (تاریخ احمدیت جلد 10 ص 539)

حضرت مسیح موعود ایسے ہی سرفروشوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

''میں اپنی جماعت کے محبت اور اخلاص پر تعجب کرتا ہوں کہ ان میں سے نہایت ہی کم معاش والے جیسے میاں جمال الدین اور خیردین اور امام الدین کشمیری میرے گاؤں سے قریب رہنے والے ہیں وہ تینوں غریب بھائی ہیں جو شاید تین آنہ یا چار آنہ روزانہ مزدوری کرتے ہیں سرگرمی سے ماہواری چندہ میں شریک ہیں۔ ان کے دوست میاں عبدالعزیز پٹواری کے اخلاص سے بھی مجھے تعجب ہے کہ وہ باوجود قلت معاش کے ایک دن سو روپیہ دے گیا کہ میں چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں خرچ ہو جائے۔ وہ سو روپیہ شاید اس غریب نے کئی برسوں میں جمع کیا ہوگا۔ مگر للہی جوش نے خدا کی رضا کا جوش دلایا۔

(ضمیمہ انجام آتھم روحانی خزائن جلد 11 ص 313)

اکتوبر 1899ء میں اپنے اشتہار بعنوان ''جلسہ الوداع'' میں وفد نصیبین کے اخراجات کے متعلق تحریر فرمایا:-

''منشی عبدالعزیز صاحب پٹواری ساکن اوجلہ ضلع گورداسپورہ نے باوجود قلت سرمایہ کے ایک سو پچیس روپے دیئے ہیں۔ میاں جمال الدین کشمیر ساکن سیکھواں ضلع گورداسپورہ اور ان کے دو برادر حقیقی میاں امام الدین اور میاں خیر الدین نے پچاس روپے دیئے ہیں۔ ان چاروں صاحبوں کے چندہ کا معاملہ نہایت عجیب اور قابل رشک ہے کہ وہ دنیا کے مال سے نہایت ہی کم حصہ رکھتے ہیں گویا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرح جو کچھ گھروں میں تھا وہ سب لے آئے ہیں اور دین کو آخرت پر مقدم کیا جیسا کہ بیعت میں شرط تھی''

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 ص 166)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں مالی قربانی کرنے والوں میں ایک ممتاز نام حضرت عثمانؓ کا ہے۔ انہوں نے جیش عسرہ میں 100 اونٹ مع پالان پیش کئے، رسول اللہؐ کی مزید تحریک پر 100 اونٹ پھر مزید تحریک پر سو اونٹ پیش کئے۔ اس کے بعد رسول اللہؐ نے فرمایا:-

''اے اللہ آج کے بعد عثمان کوئی بھی عمل نہ کرے تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں''

اس قسم کی قربانیوں کی مثالیں حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں بھی ملتی ہیں۔

روکنے کی ضرورت پڑی

حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

جب انہوں نے ایک دوست سے حضرت مسیح موعود کا دعویٰ سنا تو آپ نے سنتے ہی فرمایا کہ اتنے بڑے دعویٰ کا شخص جھوٹا نہیں ہوسکتا اور آپ نے بہت جلد حضرت مسیح موعود کی بیعت کرلی۔ حضرت مسیح موعود نے ان کا نام اپنے بارہ حواریوں میں لکھا ہے۔اوران کی مالی قربانیاں اس حد تک بڑھی ہوئی تھیں کہ حضرت مسیح موعود نے ان کو تحریری سند دی کہ آپ نے سلسلہ کے لئے اس قدر مالی قربانی کی ہے کہ آئندہ آپ کو قربانی کی ضرورت نہیں۔ حضرت مسیح موعود کا وہ زمانہ مجھے یاد ہے جب کہ آپ پر مقدمہ گورداسپور میں ہو رہا تھا اور اس میں روپیہ کی ضرورت تھی۔ حضرت صاحب نے دوستوں میں تحریک بھیجی کہ چونکہ اخراجات بڑھ رہے ہیں۔ لنگر خانہ دو جگہ پر ہوگیا ہے ایک قادیان میں اور ایک یہاں گورداسپور میں۔اس کے علاوہ اور مقدمہ پر بھی خرچ ہو رہا ہے لہٰذا دوست امداد کی طرف توجہ کریں۔جب حضرت صاحب کی تحریک ڈاکٹر صاحب کو پہنچی تو اتفاق ایسا ہوا کہ اسی دن ان کو تنخواہ قریباً 450 روپے ملی تھی وہ ساری کی ساری تنخواہ اسی وقت حضرت صاحب کی خدمت میں بھیج دی۔ ایک دوست نے سوال کیا کہ آپ کچھ گھر کی ضروریات کے لئے رکھ لیتے تو انہوں نے کہا کہ خدا کا مسیح موعود لکھتا ہے کہ دین کے لئے ضرورت ہے تو پھر اور کس کے لئے رکھ سکتا ہوں۔ غرض ڈاکٹر صاحب تو دین کے لئے قربانیوں میں اس قدر بڑھے ہوئے تھے کہ حضرت مسیح موعود کو انہیں روکنے کی ضرورت محسوس ہوئی اور انہیں کہنا پڑا کہ اب آپ کو قربانی کی ضرورت نہیں۔

(تقاریر جلسہ سالانہ 1926ء انوار العلوم جلد 9 ص 403)

مجھے کوئی ضرورت نہیں

حضرت حافظ معین الدین صاحب عرف معنا کے حالات میں آپ کے انفاق فی سبیل اللہ سے متعلق لکھا ہے کہ:۔

''حضرت حافظ معین الدین کی طبیعت میں اس امر کا بڑا جوش تھا کہ وہ سلسلہ کی خدمت کیلئے قربانی کریں۔خود اپنی حالت تو ان کی یہ تھی کہ نہایت عسر کے ساتھ گزارہ کرتے تھے۔نابینا تھے اور بوجہ معذور ہونے کے کوئی کام بھی نہ کرسکتے تھے۔حضرت اقدس کا ایک خادم قدیم سمجھ کر بعض لوگ محبت اور اخلاص کے ساتھ کچھ سلوک ان سے کرتے تھے لیکن حافظ صاحب کا ہمیشہ یہ اصول تھا کہ وہ اس روپیہ کو جو اس طرح ملتا کبھی اپنی ذاتی ضرورت پر خرچ نہیں کرتے تھے بلکہ اس کو سلسلہ کی خدمت کے لئے حضرت مسیح موعود کے حضور پیش کردیتے۔اور کبھی کوئی تحریک سلسلہ کی ایسی نہ ہوتی جس میں وہ شریک نہ ہوتے۔خواہ ایک پیسہ ہی دیں۔ حافظ صاحب کی ذاتی ضروریات کو دیکھتے ہوئے ان کی یہ قربانی معمولی قربانی نہ تھی۔حضرت مسیح موعود نے بارہا حافظ صاحب کی ان خدمتوں کا ذکر فرمایا ہے۔یہی نہیں بلکہ وہ خود بھوکے رہ کر بھی خدمت کیا کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود نے متعدد مرتبہ حافظ معین الدین صاحب کے اس طرز عمل کو بطور نمونہ بیان کیا ہے۔ان کی حالت یہ تھی کہ ماہوار اور مستقل چندہ کے علاوہ جب ان کے پاس کچھ آجاتا تو فوراً جا کر حضرت مسیح موعود کی خدمت میں دے آتے۔باوجودیکہ حضرت صاحب ان کو کہتے کہ حافظ تیری ضرورتوں میں کام آئے گا تو رکھ۔ وہ ہمیشہ یہ عرض کرتے کہ مجھے تو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ سلسلہ کی ضرورت میں صرف کردیا جائے''

(رفقاء احمد جلد 13 ص 293-301)

ان عشاق نے اس زمانہ میں مسیح موعود کی تحریک پر اپنا سب کچھ قربان کردیا مگر ان کے نام خدا کے ابدی رجسٹر میں لکھے گئے وہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گئے۔ انہوں نے دین خدا کی نصرت کی۔خدا کی نصرت نے ان کی اولادوں کو اس قدر نوازا کہ ان کی جھولیاں بھر گئیں اور ان سے سنبھالا نہیں جاتا۔

آج بھی ہر مومن کیلئے صلائے عام ہے امام وقت کی نصرت کرے اور آسمانی نصرت کو حاصل کرے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ربوہ

مسل نمبر 34507 میں وقار احمد خان ولد صفدر علی خان صاحب مرحوم قوم ککے زئی پیشہ فارغ عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 25-6-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زرعی زمین رقبہ ڈیڑھ ایکڑ واقع نوشہرہ ورکاں نوکھر روڈ مالیتی تقریباً -/250000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/10000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد وقار احمد خان ولد صفدر علی خان صاحب مرحوم نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 افضال احمد رؤف وصیت نمبر 27427 گواہ شد نمبر 2 کریم الدین شمس وصیت نمبر 27642

مسل نمبر 34552 میں تصویر الرحمٰن فہیم احمد ولد شیخ نسیم الرحمٰن قوم شیخ کانو گو پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے سترہ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-7-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔نقد رقم -/14000 روپے۔ 2۔ کلائی گھڑی مالیتی -/400 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد تصویر الرحمٰن فہیم احمد ولد شیخ نسیم الرحمٰن اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 محمد ظفر اسلام آباد گواہ شد نمبر 2 شیخ نسیم الرحمٰن والد موصی

مسل نمبر 34577 میں مہر محمد یار ولد مہر ذیاد بخش قوم ہرل پیشہ زمینداری عمر 67 سال بیعت 1994ء ساکن چبہ پرانا تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 19-8-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین رقبہ 36 کنال واقع چبہ پرانا تحصیل بھلوال مالیتی -/800000 روپے۔ 2۔ مکان واقع 11/17 دارالعلوم غربی ربوہ مالیتی -/600000 روپے۔ 3۔ ایک عدد یاماہا موٹر سائیکل مالیتی -/30000 روپے۔ 4۔ کاروباری سرمایہ -/80000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1975 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/10000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد مہر محمد یار ولد مہر ذیاد بخش چبہ پرانا ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر 1 عبدالعزیز وصیت نمبر 28498 گواہ شد نمبر 2 عزیز الرحمٰن حافظ زادہ وصیت نمبر 20742

مسل نمبر 34600 میں عمر حیات ولد نواب صاحب قوم بجوکہ پیشہ زمیندارہ عمر 74 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد آباد جنوبی ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-10-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین رقبہ 45 کنال واقع کھائی کلاں ضلع خوشاب مالیتی تقریباً -/221250 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1796 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/13450 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عمر حیات ولد نواب صاحب احمد آباد جنوبی ضلع خوشاب گواہ شد نمبر 1 ارشاد احمد دانش وصیت نمبر 27531 گواہ شد نمبر 2 منور اقبال بجوکہ ولد ملک عمر حیات بجوکہ خوشاب

مسل نمبر 34609 میں حافظ مبارک احمد ولد بشارت احمد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ھیسن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 15-7-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1600 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ

کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد

حافظ مبارک احمد ولد بشارت احمد جرمنی گواہ شد نمبر 1 چوہدری بشارت احمد ولد چوہدری غلام دستگیر جرمنی گواہ شد نمبر 2 اکرام اللہ چیمہ ولد چوہدری شرف دین چیمہ جرمنی

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ 22 فروری 2003ء

12-10 a.m	عربی سروس
1-10 a.m	یسرنا القرآن
1-40 a.m	مجلس عرفان
2-20 a.m	ورائٹی پروگرام
2-55 a.m	خطبہ جمعہ 21 فروری 2003ء
3-35 a.m	درس حدیث
3-50 a.m	ہومیوپیتھی کلاس
5-05 a.m	تلاوت درس حدیث۔ عالمی خبریں
5-55 a.m	یسرنا القرآن
6-25 a.m	مجلس سوال و جواب
7-20 a.m	گفتگو
7-50 a.m	اردو کلاس
9-00 a.m	کوئز
9-50 a.m	جرمن ملاقات
11-00 a.m	تلاوت، عالمی خبریں
11-25 a.m	فرانسیسی سروس
12-30 p.m	درس القرآن
1-30 p.m	فرانسیسی سروس
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	تقریر
5-00 p.m	تلاوت درس حدیث، عالمی خبریں
5-55 p.m	اردو کلاس
7-05 p.m	بنگلہ سروس
8-05 p.m	چلڈرنز کلاس
9-10 p.m	فرانسیسی سروس
10-05 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	لقاء مع العرب

اتوار 23 فروری 2003ء

12-10 a.m	عربی سروس
1-10 a.m	یسرنا القرآن
1-40 a.m	مجلس عرفان
2-45 a.m	چلڈرنز کلاس
3-45 a.m	جرمن ملاقات
5-00 a.m	تلاوت، سیرت النبیؐ عالمی خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز کلاس
6-35 a.m	مجلس سوال و جواب
7-40 a.m	گفتگو
8-25 a.m	خطبہ جمعہ
9-30 a.m	کوئز
10-05 a.m	لجنہ ملاقات
11-05 a.m	تلاوت 'عالمی خبریں
11-40 a.m	لقاء مع العرب
12-40 p.m	سپینش سروس (خطبہ جمعہ)
1-55 p.m	مشاعرہ
2-55 p.m	کوئز
3-25 p.m	انڈونیشین سروس
4-25 p.m	سیرت حضرت خلیفہ اول
6-00 p.m	تلاوت، سیرت النبیؐ، عالمی خبریں
7-05 p.m	بنگلہ سروس
8-05 p.m	لجنہ ملاقات
9-05 p.m	خطبہ جمعہ 21 فروری 2003ء
10-05 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	لقاء مع العرب

سوموار 24 فروری 2003ء

12.10 a.m	عربی سروس
1-10 a.m	چلڈرنز کلاس
1-40 a.m	مجلس سوال و جواب
2-50 a.m	مشاعرہ
3-35 a.m	ملاقات
5-05 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، عالمی خبریں
6-00 a.m	کارٹون
6-15 a.m	مجلس سوال و جواب
7-20 a.m	کوئز
8-05 a.m	اردو کلاس
9-15 a.m	جاپانیز پروگرام
10-00 a.m	فرانسیسی سروس
11-05 a.m	تلاوت، عالمی خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-35 p.m	حضرت مصلح موعود اور خدمت قرآن
1-00 p.m	مجلس سوال و جواب
1-45 p.m	کوئز
2-50 p.m	متفرق پروگرام
3-25 p.m	انڈونیشین سروس
4-25 p.m	سفر ہم نے کیا
5-05 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، عالمی خبریں
5-50 p.m	اردو کلاس
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-05 p.m	فرانسیسی سروس / متفرق پروگرام
9-05 p.m	فرانسیسی زبان / خطبہ جمعہ
10-05 p.m	جرمن سروس

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

قرارداد تعزیت بر وفات

محترم سید میر مسعود احمد صاحب

محترم سید میر مسعود احمد صاحب ممبر مجلس تحریک جدید جو مورخہ 23 دسمبر 2002ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے آپ کی وفات پر ادارہ الفضل کو مندرجہ ذیل ادارہ جات و جماعتوں سے قرارداد ہائے تعزیت موصول ہوئی ہیں جن میں محترم میر صاحب کی خدمات اور محاسن کا تذکرہ کیا گیا ہے:۔

1۔ جماعت احمدیہ برطانیہ
2۔ لجنہ اماء اللہ پاکستان
3۔ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان
4۔ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ
5۔ جماعت احمدیہ مرل ضلع سیالکوٹ

قرارداد تعزیت بر وفات

نواب عباس احمد خان صاحب

حضرت مسیح موعود کے نواسے اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے پوتے مکرم نواب عباس احمد خان صاحب کی وفات مورخہ 2 جنوری 2003ء پر ادارہ الفضل کو مندرجہ ذیل قرارداد ہائے تعزیت موصول ہوئی ہیں جن میں محترم نواب صاحب کی خدمات کا تذکرہ اور ان کے خاندان سے اظہار تعزیت کیا گیا ہے۔

1۔ جماعت احمدیہ برطانیہ
2۔ لجنہ اماء اللہ پاکستان
3۔ جماعت احمدیہ مرل ضلع سیالکوٹ

سیمینار AACP ربوہ

مورخہ 6 فروری 2003ء بروز جمعرات ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز ربوہ کے زیر اہتمام خلافت لائبریری میں مکرم سید جلید احمد صاحب نائب وکیل التعلیم کی صدارت میں ایک سیمینار منعقد کیا گیا جس میں مکرم شیخ نصیر احمد صاحب نے Graphics and Animation کے موضوع پر دلچسپ اور مفید لیکچر دیا اور بعد ازاں سوالات کے جواب دیئے۔ لائبریری ہال میں احباب کی سہولت کیلئے متعدد Monitors نصب کئے گئے تھے جن کے ذریعہ مختلف Softwares کی Demonstration دی گئی۔ اس فیلڈ سے تعلق رکھنے والے قریباً 140 احباب و خواتین سیمینار میں شریک ہوئے۔

قرآنی ٹیچرز ٹریننگ کلاس

نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن کے زیر انتظام 35ویں قرآنی ٹیچرز ٹریننگ کلاس مورخہ 20 جنوری 2003ء تا 6 فروری 2003ء تک خدام الاحمدیہ مقامی کے ہال میں منعقد ہوئی۔ پاکستان بھر سے آئے ہوئے 22 نمائندہ طلبہ نے شرکت کی۔ جن میں ہر قسم کے تعلیمی معیار کے احباب شامل ہوئے۔ جن کو چار تعلیمی گروپس میں تقسیم کیا گیا۔ اس کلاس میں قراءت، تجوید، عربی گرامر، عربی بول چال اور ترجمہ قرآن کا معین کورس پڑھایا گیا۔ طلبہ کو جماعتی ادارہ جات سے متعارف اور معلومات کی خاطر متعلقہ ادارے جات سے احباب تشریف لا کر لیکچرز دیتے رہے۔ رہائش کا انتظام دارالضیافت میں رہا۔ خلافت لائبریری میں ایم ٹی اے سے استفادہ کا پروگرام رکھا گیا۔ دوران کلاس طلبہ کا مختلف جماعتی ادارہ جات میں مطالعاتی دورہ بھی کروایا گیا۔ اللہ تعالیٰ شرکاء کلاس کیلئے یہ تجربہ مفید اور ثمر آور بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم محمد اختر فراز صاحب کارکن دارالقضاء ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 11 فروری 2003ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام اومان احمد اختر تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم عبدالمجید سندھی صاحب مرحوم آف دارالفضل شرقی ربوہ کا پوتا اور مکرم محمد اسحٰق صاحب آف سرگودھا کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

نکاح

مکرم رانا مبارک احمد صاحب لاہور سے اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم مرزا شہر یار صاحب ابن مکرم مرزا نفیس احمد صاحب جرمنی کے نکاح کا اعلان ہمراہ محترمہ سنبل مبارک صاحبہ بنت مکرم مرزا مبارک احمد صاحب نرگس بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور مورخہ 4 فروری 2003ء کو بعد نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب ربوہ نے ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔ مکرم مرزا شہر یار صاحب مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب مرحوم سمن آباد لاہور کا پوتا اور مکرم ملک الطاف الرحمٰن صاحب کا نواسہ جبکہ سنبل مبارک صاحبہ مکرم عبدالعزیز بھٹی صاحب ایڈووکیٹ کی نواسی اور ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب مرحوم کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے آمین۔

شکریہ احباب اور درخواست دعا

مکرمہ ممتاز بیگم قریشی صاحبہ والدہ مکرم عبدالجلیل قریشی صاحب آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سے تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ 3 دسمبر 2002ء ہمارے خاندان کے سات افراد کی اچانک وفات ہوئی اس حادثہ پر ہمیں جماعت کی ایک بہت بڑی تعداد نے فون اور کسی نے خود آ کر ہماری دل جوئی کی۔ اور گہرے افسوس کا اظہار کیا نیز ہمیں بیرون ملک سے بھی بے شمار احباب کے اظہار ہمدردی کے سلسلہ میں فون آئے فرداً فرداً سب کو شکریہ کا جواب دینا ممکن نہیں لہٰذا بذریعہ اخبار ہم ان تمام احباب کے بے حد شکر گزار ہیں جنہوں نے اظہار تعزیت کیا۔ ہمارے غم میں شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

اعلان دارالقضاء

(محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم راجہ عبدالرحمٰن صاحب)

محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ حال مقیم جرمنی نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر مکرم راجہ عبدالرحمٰن صاحب ولد مکرم راجہ عبدالمجید صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 20/5 محلہ دارالعلوم غربی ربوہ برقبہ ایک کنال ان کے نام بطور مقاطعہ غیر منتقل کردہ ہے۔ ان کا یہ قطعہ ہم سب ورثاء کے نام حصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم راجہ صفدر رحمٰن صاحب (بیٹا)
(3) مکرم راجہ عمیر احمد صاحب (بیٹا)
(4) مکرم راجہ طاہر محمود صاحب (بیٹا)
(5) مکرم راجہ زبیر احمد صاحب (بیٹا)
(6) محترمہ ریحانہ پروین صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس رقم کی ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔
(ناظم دارالقضاء ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

المعروف زلان مومند (صاحبزادہ عبید الرحمان صاحب) کالم نگار ہیں۔ آپ کے ایک بھائی محترم صاحبزادہ غلام احمد صاحب گزشتہ کئی سال سے ایم ٹی اے پر حضور انور کے خطبات کا پشتو ترجمہ کر رہے ہیں۔ ایک بھائی صاحبزادہ فیض الرحمٰن صاحب فیضی اردو پشتو کے معروف شاعر ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعہ	21 فروری	زوال آفتاب :	12-22
جمعہ	21 فروری	غروب آفتاب :	6-02
ہفتہ	22 فروری	طلوع فجر :	5-20
ہفتہ	22 فروری	طلوع آفتاب :	6-42

ملک بھر میں طوفانی بارشیں، جانی مالی نقصان

ملک بھر میں شدید بارشوں کی وجہ سے وسیع پیمانے پر جانی و مالی نقصان ہوا ہے۔ 80 سے زائد افراد ہلاک سینکڑوں زخمی، نشیبی علاقے زیر آب آ گئے۔ مویشی ریلوں میں بہہ گئے۔ موسم سرما میں 30 سالہ پرانا ریکارڈ ٹوٹ گیا طوفانی بارشوں اور ژالہ باری سے بعض علاقوں میں فصلیں برباد ہو گئیں۔ شیخوپورہ کے نواحی علاقوں میں شدید بگولے اور طوفان کی وجہ سے 500 گھروں کی چھتیں اڑ گئیں مال مویشی ہلاک ہوئے۔ بجلی نظام درہم وبرہم ہو گیا۔ مین ٹرانسمیشن لائن تباہ ہو گئی۔ حیدرآباد میں موسم سرما کی تاریخ کی سب سے بڑی بارش ہوئی۔ پہاڑوں پر کئی فٹ برف پڑی اور آبی ذخائر میں اضافہ ہوا ہے۔ موسم سرما میں ایک عرصہ کے بعد اتنی شدید بارشیں ہوئی ہیں۔ تھر اور تھل میں بھی بارش ہوئی۔ اور طویل خشک سالی ختم ہو گئی ہے۔

جنوبی کوریا میں آتشزدگی درجنوں ہلاک

جنوبی کے ایک انڈر گراؤنڈ ریلوے سٹیشن میں ایک بے وقوف شخص کی طرف سے آگ بھڑکانے کے نتیجہ میں دو ٹرینیں جل گئیں جلنے اور دم گھٹنے کے نتیجہ میں 150 سے زائد افراد ہلاک ہو گئے۔

ترکی نے امریکہ سے دوگنی امداد کا مطالبہ کر دیا

عراق پر حملہ کی صورت میں امریکہ کو ترک اڈے استعمال کرنے کیلئے ترکی نے امریکہ سے دوگنی امداد کا مطالبہ کر دیا ہے۔ حملہ کی صورت میں امریکہ نے ترکی کیلئے 4 سے 6۔ ارب ڈالر کی امداد اور دس ارب ڈالرز کے طویل المدت قرضوں کے پیکج کا اعلان کیا تھا لیکن ترکی نے 10 ارب ڈالر امداد اور 20 ارب ڈالر قرضے کا مطالبہ کیا ہے۔

مظاہروں کے باوجود صدام سے نمٹ لیں گے

امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ دنیا بھر میں جنگ کے خلاف مظاہروں کے باوجود عراقی صدر صدام حسین سے نمٹ لیں گے کیونکہ اس نے اقوام متحدہ کی خلاف ورزی کی ہے اور وہ امریکہ کے امن کیلئے خطرہ ہے۔ صدر بش نے امریکہ کی مکمل حمایت پر ٹونی بلیئر کو سراہا۔

نئی قرارداد پر کام شروع عراق پر حملے کے لئے

امریکہ سلامتی کونسل میں ایک نئی قرارداد کی منظوری کا جائزہ لے رہا ہے۔ قرارداد میں عراق کو غیر مسلح ہونے کا الٹی میٹم دیا جائے گا بصورت دیگر اس پر حملہ کر دیا جائے گا۔

ربوہ میں شدید بارشیں

ربوہ میں شدید اور مسلسل بارشوں سے سڑکوں پر پانی اور نشیبی علاقے پانی سے بھر گئے۔ بارش کی وجہ سے معمولات زندگی میں خلل پڑا۔ کئی تقریبات میں ردوبدل اور مشکلات پیش آئیں۔

اپنے گھروں کو پھلوں اور پھولوں سے سجائیں

(1) پھل دار پودوں کی تازہ ورائٹی اخروٹ، آلو بخارا بادام، جاپانی پھل، بگوگوشہ، آڑو، خوبانی وغیرہ۔
(2) خوبصورت پھولوں کی موسمی پنیریاں دستیاب ہیں۔
انچارج گلشن احمد نرسری ربوہ
فون 213306,215206

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29